شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

تحریر مولانا محمد یحییٰ کاظم

جہاد فی سبیل اللہ تعمیر انسانیت کے لئے بہت ضروری ہے اور قیامت تک باقی ہے آج کل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف طاغوتی طاقتیں اپنی قوت کا بھرپور اظہار کر رہی ہیں جن کے مقابلہ میں مسلمانوں کے جہاد کا جاری رہنا انتہائی ضروری ہے اس لئے بار بار جہاد ہی کے احکام دھرائے جا رہے ہیں ویسے بھی جو بات بار بار بیان کی جائے وہ دل میں اتر جاتی ہے؟ جہاد کے احکام بار بار دہرانے کا مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں جذبہ جہاد کی فروانی ہو جائے؟

اور لوگوں کو اس بارے میں اسلام کے سچے احکام کا علم ہو جائے۔

یاد رکھیئے! جہاد اعلاء کلمہ اللہ کے لئے نہایت ہی ضروری چیز ہے اور اسے مسلسل جاری رہنا چاہئے یہ تعمیر انسانیت کا ایک ایسا عظیم عمل ہے کہ جس کے بغیر کائنات انسانی امن و مساوات حق و صداقت ایمان عمل بلکہ انسانیت کے بنیادی حقوق تک سے محروم ہے اور شر و فساد کی شیطانی طاقتوں کو پھلنے پھولنے اور ابھرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ فسق و فجور کو ختم کرنے اور ظلم و عدوان کا قلع قمع کرنے اور فتنہ کو جڑ سے نکال پھینکنے کے لئے اسلام نے جہاد کو فرض عین قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ (پ ۴ س انفال)

یعنی دشمنان دین سے اس وقت تک لڑتے رہو۔ جب تک فتنہ فساد کا قلع قمع نہ ہو جائے اور اللہ کا حکم پوری طرح جاری و ساری نہ ہو جائے مفسرین تحریر فرماتے ہیں کہ یہ جہاد کا آخری مقصد ہے۔

کہ کفر و شرک نہ رہے حکم اکیلے خدا کا چلے۔ دین حق سب ادیان پر غالب آجائے۔ خواہ دوسرے باطل ادیان کی موجودگی میں۔

جیسے خلفاء راشدین رضوان اللہ وغیرہم کے عہد میں ہوا۔۔۔۔۔۔

کر کے۔ جیسے نزول مسیح کے وقت ہو گا۔

بہرحال یہ آیت پاک اس کی واضح دلیل ہے کہ جہاد و قتال خواہ ہجومی ہو دفاعی مسلمانوں کے حق میں اس وقت تک برابر مشروع ہے جب تک دونوں مقصد حاصل نہ ہو جائیں اس لئے حدیث میں کہا گیا (الجہاد ماض الی یوم القیمۃ)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جہاد مسلمانوں کے لئے قیامت تک کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے اور پھر امت مسلمہ کا تو مقصد تخلیق ہی از روئے قرآن یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر

تم سب امتوں سے بہتر ہو جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اس حیثیت سے بھی مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے نام کو بلند کریں اور دین حق کو جاری ساری کرنے اور خواہش و منکرات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے سراپا عمل بن جائیں۔

برادران اسلام جان لیجئے کہ ہمارا مقصد حیات ہی یہی ہے کہ ہم دنیا میں بھیجے ہی اس لئے گئے ہیں کہ نیکیوں کو پھیلائیں اور امن امان کے [illegible] ہیں۔ کفر و شرک و ظلم و عدوان کی تاریکیوں کو دنیا سے ان کا وجود ہی باقی نہ رہے [illegible] ب واضح ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام ذرائع بروئے کا [illegible] میں زبان قلم مال املاک تیغ و سنان ہر چیز کو اس مقصد کے لئے وقف کر دینا چاہئے [illegible] دین خداوندی سے ہمیں اپنی مکمل وفاداری کا عملی اعلان کرنا چاہئے ان معنوں میں جہاد وسیع [illegible] اختیار کر جاتا ہے اور دین حق اور "اعلاء کلمۃ اللہ" کی ہر طرح کی کوشش او [illegible] جدو جہد جہاد کا درجہ حاصل کر لیتی ہے اس طرح مظلوموں کو ظالموں کی دست برد سے بچانا بھی مجاہدین اسلام کے فرائض میں شامل ہے ارشاد ربانی ہے۔

مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال

والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ہذہ القریۃ الظالم اہلھا واجعل لنا من لدنک نصیرا (پ۵ النساء ۷۴)

ترجمہ = اور تم کو کیا ہوا کہ نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں ان کے واسطے جو مغلوب ہیں مرد عورتیں اور بچے جو کہتے ہیں اے رب ہمارے نکال ہم کو اس بستی سے کہ ظالم ہیں یہاں کے لوگ اور کردے ہمارے لئے اپنی طرف سے مددگار۔ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کافروں سے لڑنا دو وجہ سے ضروری ہے ایک تو اللہ کے دین کو بلند اور غالب کرنے کی غرض سے اور دوسری جو مظلوم مسلمان کافروں کے ہاتھ میں بے بس پڑے ہیں۔ ان کو چھڑانے اور نجات دلانے کی وجہ سے۔ اصل میں یہ آیت اس طرح نازل ہوئی کہ مکہ میں بہت سے مسلمان تھے جو ہجرت نہ کرسکتے تھے ان کے اقربا انکو ستانے لگے کہ وہ پھر سے کافر ہوجائیں سو حق تعالیٰ سبحانہ نے مسلمانوں کو فرمایا۔ کہ تم کو دو وجہ سے کافروں سے لڑنا ضروری ہے تاکہ اللہ کا دین بلند ہو اور مسلمان جو کہ مظلوم اور کمزور ہیں کفار مکہ کے ظلم سے نجات پائیں۔ حضرت ابوبکرؓ روایت کرتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمارہے تھے جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کو ظلم سے روکنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کردے گا برادران اسلام ہمارے لئے بے شمار مسلمان بزرگ بھائی، مائیں اور بہنیں ظلم کی چکی میں پس رہیں ہیں ان پر کافر طرح طرح کے ظلم توڑ رہے ہیں اور بزدل کافر درندے ہم مسلمانوں کی عزتیں پامال کرنے کی ناپاک جسارت کررہے ہیں اس لئے اپنی حفاظت اور مسلمان بہن بھائیوں کی آزادی کے لئے لڑنا عین جہاد ہے اس راہ میں کام آنے والا شہید ہوگا اور اللہ رب العزت کی لافانی اور ابدی نعمتوں سے جنت میں متمتع ہوگا اور اگر ہم نے اپنے فرض میں کوتاہی کی تو عذاب میں مبتلا ہوجائیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی راہ پر چلنے اور اس واسطے میں کام کرنے کی توفیق دے اور ہمیں کافروں پر فتح مبین فرمائے۔ (آمین ثم آمین)